الجواب حامداو مصلیا

(الف)......مسجد کے اندر اگر اتصال صفوف نہ بھی ہو تو بھی نماز ہوجاتی ہے، اگرچہ درمیان میں فصل چھوڑ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور سائبان چونکہ فناء مسجد میں داخل ہے، اور فناء مسجد میں بھی بلا اتصال اقتداء درست ہوجاتی ہے، اسلئے اس صورت میں نماز کراھت کے ساتھ ہوگئی ہے۔

(ب)......اس صورت میں مطعم اور مکتب پر کھڑے لوگوں کی اقتداء درست نہیں، اسیطرح تالابوں کے درمیان اوران کی چھت پر کھڑے ہونے والے، اور اقامت گاہ یا اس کی چھت پر کھڑے ہونے والے نمازیوں کی اقتداء درست نہیں کیونکہ ان کے اور مسجد کے درمیان راستہ حائل ہے جس میں اتصال صفوف نہیں ہے۔

(د)......فناء مسجد سے مراد وہ جگہ ہے جو مسجد سے متصل ہو اور اس کے اور مسجد کے درمیان راستہ نہ ہو۔ اوراس کی کوئی تحدید فقھاء کرام نے ذکر نہیں کی، لہذا اس کا مدار عرف پر ہے، عرف میں مسجد سے متصل قریب قریب جو جگہ ہوگی وہ فناء کہلائیگی۔

مسجد کا سائبان فناء مسجد میں داخل ہے۔ اس کے علاوہ جتنی عمارات ہیں وہ فناء مسجد سے خارج ہیں کیونکہ ان عمارات اور مسجد کے درمیان راستہ ہے۔ اور راستے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ عام گزرگاہ ہو، بلکہ ہر وہ کھلی جگہ جہاں سے لوگ گزرتے ہوں اور وہ مسجد سے خارج ہو، وہ راستہ ہے۔

(ھ)......شارع عام سے مراد مسجد سے خارج ایسا راستہ جہاں سے ایک بیل گاڑی گزر سکے۔ بالفعل گزرنا شرط نہیں بلکہ امکان کافی ہے۔

(و)...... بلا اتصال صفوف اقامت گاہ میں امام کی اقتداء میں نماز نہیں ہوسکتی۔

(ز)......نماز درست نہیں ہوگی۔ اور عذر کی وجہ سے بلا اتصال صفوف مسجد کی فناء سے باہر نماز درست نہیں۔

(ح)......سخت گرمی اور تیز بارش تو ترک جماعت کے اعذار میں داخل ہے۔ اگر ان اعذار کی بناء پر مسجد نہ جاسکیں تو اپنی جگہ ہی جماعت کی جاسکتی ہے لیکن اس کی وجہ سے بلا اتصال صفوف مسجد کے امام کی اقتداء درست نہیں۔ کثیر مجمع کا عذر ہونا سمجھ میں نہیں آیا۔

(ط)......صورت مسئولہ میں مذھب غیر پر عمل جائز نہیں کیونکہ مذھب غیر پر عمل یا فتوی اس وقت جائز ہوتا ہے جب مجبوری شدید ہو اور اپنے مذھب میں حل نہ نکل سکتا ہو، یہاں دونوں باتیں مفقود ہیں۔

(ی)......اگر نمازی خشوع وخضوع کے ساتھ سنت طریقے کے مطابق نماز پڑھ رہا ہو تو جہاں تک اس کی نگاہ جاتی ہے وہاں تک گزرنا جائز نہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق سنت طریقے کے مطابق نماز پڑھنے سے نگاہ دو صفوں تک جاتی ہے۔ لہذا مسجد کبیر میں دو صفوں کو چھوڑ کر اس سے آگے گزرنے کی گنجائش ہے، مسجد صغیر میں آگے سے گزرنا مطلقا جائز نہیں۔

فی الشامیة : وذکر فی البحر عن المجتبی ان فناء المسجد له حکم المسجد ،ثم قال : وبه علم ان الاقتداء من صحن الخانقاه الشیخونیة بالامام فی المحراب صحیح وان لم تتصل الصفوف ، لان الصحن فناء المسجد وکذا اقتداء من بالخلاوی السفلیة صحیح لان ابوابها فی فناء المسجد الخ ویاتی تمام عبارته وفی الخزائن فناء المسجد هو ماتصل به ولیس بینه وبینه طریق اهـ۔

قلت : یظهر من هذا ان مدرسة الکلاسة والکاملیة من فناء المسجد الاموی فی دمشق لان بابهما فی حائطه وکذا المشاهد الثلاثة التی فیه بالاولی وکذا ساحة باب البرید والحوانیت التی فیها ۔(ج ۱ ص ۵۸۵)

فی البحر : کذا اقتداء من بالخلاوی السفلیة صحیح لان ابوابها فی فناء المسجد ولم یشتبه حال الامام واما اقتداء من بالخلاوی العلویة بامام المسجد فغیر صحیح حتی الخلوتین اللتین فوق الایوان الصغیر وان کان مسجدا لان ابوابها خارجة عن فناء المسجد سواء اشتبه حال الامام او لا کالمقتدی من سطح داره المتصلة بالمسجد فانه لایصح مطلقا وعلله فی المحیط باختلاف المکان ۔(ج ۱ ص ۳۶۳)

فی منحة الخالق : (قوله واما اقتداء من بالخلاوی العلویة) قال فی الشرنبلالیة تفریع علی غیر الصحیح والصحیح صحة اقتداء لما ذکرناه ولما قاله فی البرهان لو کان بینهما حائط کبیر لایمکن الوصول منه الی الام ولکن لایشتبه حاله علیه بسماع او رؤیة لانتقالاته لایمنع صحة الاقتداء فی الصحیح وهو اختیار شمس الائمة الحلوانی اهـ وعلی الصحیح یصح الاقتداء بامام المسجد الحرام فی المحال المتصلة به وان کانت ابوابها من خارج المسجد۔

فی الخلاصة: قوم یصلون فی الصحراء خارج المسجد وفی الصحراء وسط الصفوف فرجة لم یقم فیها احد مقدار فارقین او حوض ان کانت الصفوف متصلة حوالی ذلک الموضع یجوز صلاة من کان وراء ذلک الموضع وهذا اذا کان الحوض کبیرا بحیث لو وقعت فی جانب نجاسة لایتنجس الجانب الآخر اما اذا کان صغیرا لایمنع الاقتداء (ج ۱ ص ۱۵۲) والله اعلم بالصواب

(سید حسین احمد)

دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴

۱۔۷۔۱۴۲۸ھ